خلافت لائبریری ربوہ

بدھ | 12 اگست 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

بدھ 12 اگست 1998ء 18 ربیع الثانی 1419 ہجری 12 ظہور 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 175

زبان کی حفاظت

حضرت عُقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو۔ اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو۔

(ترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی حفظ اللسان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے جیسے مقدمات میں ہوتا ہے۔ اس لئے آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو۔ سدباب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گذر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے (-) اگر یہ باتیں اختیار کرلو گے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے مخلص بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بد زبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہو جاوے۔ بڑا ہی عقل مند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔ اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 131)

امداد طلباء
مخیرّ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

مقالہ نویسی خدام

○ خدام کے لئے مقالہ نویسی کا عنوان "خلافت رابعہ میں جماعتی ترقیات" مقرر ہے۔ جس کی آخری تاریخ 31۔اگست 1998ء ہے۔ خدام کثرت سے اس میں شامل ہوں۔ قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

زبان اعمال کو پاک تر بھی بنا سکتی ہے اور ضائع بھی کر سکتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ہمارے ہر عضو پر اللہ تعالیٰ نے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں۔ اور زبان ایک بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ ہمارے ہر عمل کو پاک سے پاک تر بھی بنا سکتی ہے۔ اور ہمارے ہر عمل کو یہ ضائع بھی کر سکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص غرباء میں مال تقسیم کرتا ہے۔ لیکن بعد میں (احسان جتانے اور ایذا دہی) کا طریق اختیار کرتا ہے۔ کروڑوں روپوں کو اس طرح زبان کی ایک جنبش سے ضائع کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی درگاہ سے وہ روپیہ دھتکارا جاتا اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔

احترام ہے۔ اس کا اظہار بھی زبان سے ہوتا ہے اور وہ جن کا احترام کرنا اور جن کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ نے (ایمان والوں) کے لئے فرض کیا ہے۔ ان کے حق میں احترام کے سوائے کوئی اور بات منہ سے نکالنا فعلی نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ باپ روحانی ہو یا جسمانی اس کے سامنے اف نہیں کرنی۔ کیونکہ ربوبیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو شریک کیا ہے۔ ہر ماں باپ صفت ربوبیت میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لیتے ہیں۔ خواہ وہ اچھے ماں باپ نہ بھی ثابت ہوں۔ جو اچھے ماں باپ ہوں وہ تو بہت سا حصہ اس دنیا کی ربوبیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیتے ہیں۔ اگرچہ انسان کی ربوبیت اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تو آپس میں مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو بالکل واضح ہے۔ لیکن دنیوی نقطہ نگاہ سے ایک حد تک وہ ربوبیت میں سے حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جو روحانی ربوبیت کرنے والا یا جسمانی ربوبیت کرنے والا ہو اسے ایسی بات نہ کہو جو اف میں شامل ہو۔ بلکہ احترام کرو۔ پھر (دین حق یہ کہتا ہے) کہ اپنے سے بڑوں کا احترام کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو۔ یہ احترام اور شفقت فعل سے بھی ہوتی ہے اور زبان سے بھی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص فعل سے تو بڑی شفقت کرے لیکن زبان کو غلط راہوں پر چلائے۔ وہ بیباک وار کرنے والی ہو تو (-). فرمایا ہے کہ ایسے شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

پس ہزاروں احکام ہیں جن کا زبان سے تعلق ہے جن میں سے بعض کے متعلق میں نے اپنے ان دو خطبوں میں آپ دوستوں کے سامنے کچھ بیان کیا ہے۔ لیکن جو کامل اور مکمل تعلیم ہمیں دی گئی ہے۔ سب کو اپنے سامنے رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور بنیادی چیز یہ ہے کہ اگر خدا کا بندہ بننا ہو۔ اس کے عباد میں شامل ہونا ہو تو احسن قول کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اپنی طبیعت ایسی بنانی چاہئے کہ احسن کے سوا کوئی بات منہ سے نہ نکلے۔"

(از خطبہ 19۔اپریل 1968ء)

(الفضل 12۔دسمبر 1992ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرشتہ صفت

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی پاکیزہ سیرت کی جھلکیاں

قبولیت دعا

مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب فرماتے ہیں۔

دسمبر 1929ء میں ہمارے والد صاحب اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر اہل وعیال سمیت قادیان تشریف لے آئے۔ لیکن ہمارے دادا صاحب تیار نہ ہوئے۔ اور وطن میں ہی رہ گئے۔ اس وقت ان کی عمر پچاس برس کے قریب تھی۔ لیکن ہم سب کی یہ دلی خواہش تھی۔ کہ وہ کسی طرح قادیان آجائیں۔ اور وصیت کرنے کے بعد انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت ملے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب میرے دادا صاحب کے خوب واقف تھے۔ ایک دن والد صاحب نے اپنے ہجرت کرکے قادیان آنے اور حضرت دادا صاحب کے وطن میں رہ جانے کے واقعہ کا ذکر کرکے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد خاکسار کی جب بھی حضرت مولوی صاحب سے ملاقات ہوتی۔ تو آپ دادا صاحب کی ہجرت کی نسبت ضرور دریافت فرماتے جب میں نفی میں جواب دیتا۔ تو آپ فرماتے ہیں دعا کر رہا ہوں انشاء اللہ وہ قادیان آجائیں گے۔ اور وصیت بھی ان کو نصیب ہو جائے گی۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب کی دعاؤں کی برکت سے آخر اللہ تعالیٰ نے چار پانچ سال کے بعد ہمارے دادا صاحب کو انشراح صدر بخشا۔ اور آپ قادیان تشریف لے آئے بالآخر آپ کو وصیت کی توفیق بھی ملی۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

(سیرت شیر علی ص 163)

تحریک وصیت

بشیر احمد صاحب ننگلی لکھتے ہیں۔

میرے دادا میاں پیر محمد صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننگل خورد جو کہ حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء میں سے تھے ان کے حضرت مولوی صاحب سے دوستانہ تعلقات تھے۔ 1942ء میں ہمارے گاؤں ننگل میں ایک نئی بیت الذکر بنانے کی تجویز کی گئی۔ ایک روز میرے چچا صاحب نے مولوی صاحب سے عرض کیا۔ کہ بیت الذکر کی بنیاد رکھنی ہے۔ آپ تشریف لے چلیں۔ مولوی صاحب فوراً تیار ہو گئے۔ اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو بھی ساتھ لے لیا۔ جب گاؤں پہنچے۔ تو تانگہ بیت الذکر کے سامنے روک لیا گیا۔ اترتے ہی حضرت مولوی شیر علی صاحب نے سب سے پہلے بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ سے کچھ کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ اور پھر ہم ہر دو بزرگوں کو اپنے گھر لے آئے وہاں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے میرے دادا صاحب سے فرمایا۔

پیر صاحب مجھے بے حد افسوس ہے۔ کہ آپ نے آج تک وصیت کیوں نہیں کی؟

میرے دادا صاحب نے کہا۔ کہ بعض کمزوریوں کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکا۔ ویسے ارادہ تو کئی بار کیا ہے اور اب بھی ارادہ ہے۔ اس پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حضرت سید سرور شاہ صاحب سے دریافت کیا' کیا ان کی وصیت ہو سکتی ہے۔؟

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ کیوں نہیں۔ یہ اس وقت بالکل ہوش میں ہیں۔ چنانچہ اسی وقت کاغذ اور قلم دوات منگوائی گئی اور ان کی وصیت ضبط تحریر میں لائی گئی۔ اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب نے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹوں کو اس وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کی واپسی پر میرے دادا صاحب نے کہا۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت مولوی صاحب فرط محبت سے بار بار اس بات کا ذکر کرتے۔ کہ مجھے آپ کی وصیت کی بہت خوشی ہوئی ہے۔

قریباً چودہ روز کے بعد میرے دادا صاحب فوت ہو گئے۔ اور انہیں بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

تقویٰ کا بلند مقام

ڈاکٹر عطردین صاحب لکھتے ہیں۔

1936ء کا ذکر ہے جب حضرت مولوی شیر علی صاحب ترجمہ " القرآن کے سلسلہ میں ولایت تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے چند روز بمبئی میں قیام فرمایا۔ میں بھی وہیں تھا۔ اس موقعہ پر میں نے آپ کو ٹرام وغیرہ کے کرایہ کے لئے مبلغ پانچ روپے دیئے۔

اس بات پر کئی سال گزر گئے۔ جب حضرت مولوی صاحب فوت ہوئے تو اس کے کچھ دن بعد آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب رانجھاڈی۔ ایس۔ سی کی طرف سے مجھے خط موصول ہوا۔ کہ ابا جان مجھے وصیت کر گئے ہیں۔ کہ پانچ روپے آپ کو ادا کر دیئے جائیں اس لئے آپ وہ رقم مجھ سے لے لیں۔ گو میری طبیعت نہ چاہتی تھی لیکن مکرم ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر میں نے وہ رقم ان سے لے لی اس واقعہ کا اب تک میرے دل پر گہرا اثر ہے۔

(سیرت شیر علی ص 155)

غزل

عبیداللہ علیمؔ کی غزل سے متاثر ہو کر

پردہ ہر ایک رمز سے ہر راز سے اُٹھا
اک شور و غلغلہ مری پرواز سے اُٹھا

صدیوں سے محوِ خواب تھا انسان کا ضمیر
یہ شورِ خفتگاں مری آواز سے اُٹھا

چھایا ہوا ہے فکر کی دنیا پہ اِک غبار
یہ جب کبھی اٹھا کسی اعجاز سے اُٹھا

جب نغمۂ الست سے گونجی فضائے دہر
"قالُوا بلیٰ" کا شور ہر اِک ساز سے اُٹھا

کس درجہ دلنواز تھا ان کا خرام ناز
بعد اُن کے جو قدم بھی اُٹھا ناز سے اُٹھا

قدرت کے شاہکار کی تحقیر کس نے کی؟
ہے مسئلہ اہم اِسے آغاز سے اُٹھا

ہر ہر قدم پہ جھوم اُٹھے کائناتِ دل
تو اپنے ہر قدم کو اِس انداز سے اُٹھا

ظلم وستم کی آندھیاں ہر سمت چل پڑیں
گردوغبار میری تگ و تاز سے اُٹھا

بیشک قبولِ حق بھی ہے انعامِ حق سلیمؔ
اِس بار کو تفاخر و اعزاز سے اُٹھا

سلیمؔ شاہجہانپوری

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ فجی

20- ستمبر 1983ء

مرتبہ: یوسف سلیم ملک

تربیتی خلاء اور ان کے پر کرنے کا بہترین ذریعہ

حضرت صاحب نے فرمایا جس ملک میں جماعت کی تعداد تھوڑی ہو اور مختلف علاقوں میں پھیلی ہو اور مرکز سے بہت دور واقع ہو وہاں تربیتی خلاء بعض دفعہ بہت بڑے خطرات کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ دین حق کے خلاف جتنے فتنے اٹھے ہیں وہ دور کی جگہوں سے سر اٹھاتے رہے ہیں۔ مرکز سے نکل کر باہر نہیں گئے بلکہ باہر سے مرکز کی طرف رخ کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکتہ پر بڑے پیارے اور حکیمانہ رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے اگر لوہا بھٹی سے نکل کر زیادہ دیر باہر رہ جائے تو وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ جو لوگ مرکز میں دیر کے بعد آئیں ان پر دوری کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور پڑتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ جس کو توفیق ہو وہ مرکز سلسلہ میں ضرور جائے خصوصاً نوجوان نسل کو بار بار مرکز میں آنا چاہئے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تربیت اولاد کے لئے حضرت بانی سلسلہ کے شیریں اور بابرکت کلام سے فائدہ اٹھانا از بس ضروری ہے۔ اچھی مترنم آواز میں کلام حضرت بانی سلسلہ کی کیسٹس بچوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ بن سکتی ہیں اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ بچوں کو چھوٹی عمر میں نماز باجماعت پڑھنے اور جماعتی تربیتی اجلاس میں شامل ہونے کی عادت ڈالی جائے۔ سیکرٹری تربیت کو سیکرٹری مال کی طرح بہت زیادہ مستعد اور سرگرم رہنا چاہئے۔ حضرت صاحب نے سیکرٹری تربیت کے فرائض پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور جماعت کے عمومی جائزے کے بعد اصلاح احوال کے لئے زریں نصائح فرمائیں اور معاشرتی برائیوں میں سے غیبت۔ عیب چینی۔ چغل خوری اور بے پردگی کے سد باب پر خاص طور پر زور دیا اور سیکرٹری تربیت کو بڑی مستعدی اور حکمت عملی کے ساتھ تربیتی کام کو آگے بڑھانے کی ہدایت فرمائی۔

تربیتی امور میں مربی کے کردار کے بارہ میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ مربی انچارج کو جملہ تربیتی اور اصلاحی امور کی نگرانی کرنی چاہئے۔ مربی کا کام سپاہی کے طور پر نہیں بلکہ جرنیل کے طور پر سب پر نظر رکھنا اور جماعت سے کام لینا ہے مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ سارے کام رہنمائی کے لئے مربی کے پاس اکٹھے ہو جاتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے خود مربی کو بھی ٹیم ورک کے اصول پر جماعت سے کام لینے چاہئیں۔ مربی کا خود سارے کام سنبھالنا جماعت کو Inactivate کرنے کے مترادف ہے اسے چاہئے کہ وہ خود کریڈٹ لینے سے بے نیاز ہو کر جماعت کو مستعد بنا دے اور ان کو سرگرم عمل رکھے۔ وہ خود بے شک لوگوں کی نظر سے غائب رہے لیکن جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دے۔ اکثر ملکوں میں جماعتیں یہ سمجھتی ہیں کہ مربی انچارج تو سپاہی ہے اور ہمارا کام باہر بیٹھے ایسے کام پر صرف تبصرہ کرنا ہے۔ پھر وہ خط لکھتے ہیں کہ آپ نے ٹھیک سپاہی نہیں بھیجا۔ یہ بات غلط ہے۔ مربی کا کام جماعت کی رہنمائی کرنا ہے اور کام کے طریقے بتانے ہیں جماعت کو اس کے ماتحت ہو کر اس کی ہدایت کے مطابق جماعتی کام کرنے چاہئیں۔

تربیت اولاد کا ایک اہم نکتہ حضرت صاحب نے فرمایا تربیت اولاد کا ایک بہت بڑا نکتہ یہ ہے کہ بچوں کو چھوٹی عمر سے دعائیں کرنے کی عادت ڈالی جائے ان کو دعائیں سکھائی جائیں اور وقتاً فوقتاً انہیں دعائیں کرنے کی تحریک کی جائے۔ اس ضمن میں میں اپنے بچپن کا ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں۔ قادیان کی بات ہے ایک دفعہ ہم کسی پہاڑ سے واپس آ رہے تھے اور بٹالہ سے قادیان کے درمیان بارہ میل کا فاصلہ تھا رستے میں کوئی پٹرول پمپ اسٹیشن نہیں تھا۔ رات ہو گئی اور ڈرائیور بٹالہ سے پٹرول ڈلوانا بھول گیا اور جب عین آدھے رستے میں پہنچا تو پٹرول ختم ہو گیا اس نے سوئی دیکھی تو معلوم ہوا پٹرول ہے ہی نہیں۔ اس نے بہت ہی ڈرتے ڈرتے حضرت امام جماعت الثانی سے کہا یہ تو بڑا خطرناک واقعہ ہو گیا ہے میں پٹرول ڈلوانا بھول گیا اب پتہ نہیں کیا ہو رات کا وقت ہے۔ حضرت صاحب نے بجائے اس کے کہ اس سے خفا ہوتے اور اس کو ڈانٹتے' بچے جو موٹر میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے کہا کہ تم سارے دعا کرو کہ پٹرول ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں قادیان پہنچا دے اور جس کی دعا قبول ہو گئی اس کو میں دو گیلن پٹرول انعام کے طور پر دوں گا پھر وہ جہاں مرضی ہو موٹر میں سیر کرے۔ ہمیں تو بعد میں پتہ لگا اس وقت تو پتہ نہیں تھا کہ یہ دعا سکھانے کا ایک طریقہ تھا ورنہ حضرت صاحب کو پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے تو میری دعا قبول فرمائے گا باقیوں کی بعد کی بات ہے لیکن ہمیں ساتھ شامل کر کے ہمارے دل میں یہ اثر ڈالنا تھا کہ خدا دعائیں سنتا ہے اور بچوں کی بھی سنتا ہے۔ چنانچہ میں دعائیں کرتا رہا۔ باقی بچوں کا تو پتہ نہیں دعائیں کر رہے تھے یا نہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ جب قادیان پہنچے تو سب سے پہلے میں نے نعرہ مارا کہ ابا جان! میری دعا قبول ہو گئی ہے پٹرول کے پیسے نکالیں حضرت صاحب نے پھر یہ نہیں فرمایا کہ کیا بیوقوفوں والی بات کر رہے ہو انہوں نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے تمہیں یاد ہے تم نے ہی مانگا ہے اس لئے تمہاری دعا قبول ہوئی ہو گی پھر مجھے دو گیلن پٹرول دلوایا موٹر کی اجازت دی اور ہم نے پٹرول ڈلوا کر اپنی مرضی کی خوب سیریں کیں۔

اب یہ جو دعا سکھانے کے طریقہ ہے اس میں نہ مجھے کوئی تکلیف ہوئی نہ میرے باپ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی مصیبت اور مشکل پیش آئی لیکن یہ واقعہ دل میں گڑ گیا اور ایک نشان بن کر بیٹھ گیا جو کبھی مٹ نہیں سکتا اس دن اس بات کا یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے تو جس بچے کا تعلق خدا سے قائم ہو جائے اس کے لئے پھر آپ کو تربیت کی ضرورت نہیں پڑے گی اس کے متعلق تو سمجھو کہ وہ اللہ کے ہاتھ میں آگیا اس لئے بچوں پر بڑا زور دینا چاہئے اور ان کو دعائیں کرنے کے لئے توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔

بچوں کی دعا کی حیرت انگیز قبولیت

حضرت صاحب نے بچوں کی قبولیت دعا کے ضمن میں اپنا ایک اور واقعہ بھی بیان فرمایا آپ نے فرمایا میں نے یہ طریق سیکھ کر اپنے بچوں پر آزما کر دیکھا اور اس کا بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ بچپن میں دعائیں کریں تو پھر اللہ تعالیٰ خود اپنا پیار بچوں کے دل میں ڈالنے کے لئے بچوں سے غیر معمولی سلوک بھی فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بچوں کو دعا کرنے کی اس طرح عادت ڈالی تو وہ اس کا نتیجہ دیکھ کر حیران ہوئے۔ میری بیٹی طوبیٰ جو ہمارے ساتھ آئی ہوئی ہے اس کا ایک دلچسپ واقعہ میں آپ کو سناتا ہوں کیونکہ یہ سب سے چھوٹی تھی اس کا واقعہ مجھے واضح طور پر ابھی تک یاد ہے۔ چار پانچ سال پہلے کی بات ہے یہ بالکل چھوٹی تھی میں نے اس کو اچھی طرح سمجھایا کہ کوئی چیز گم ہو جائے تو (ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) پڑھا کرو۔ یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ پھر مدد کرتا ہے۔ ایک دفعہ اپنی کوئی چیز فرش پر ڈھونڈ رہی تھی جو مل نہیں رہی تھی انا للہ پورا پڑھنا نہیں آتا تھا تو تلی زبان میں ہی انا للہ واجعون پڑھتی تھی چنانچہ جوں ہی انا للہ پڑھا چیز سامنے پڑی ہوئی نظر آگئی اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ پھر جب کوئی چیز گم ہوتی فوراً انا للہ پڑھتی اور حیرت انگیز طور پر پھر اللہ تعالیٰ اس کی دعا پوری کر دیتا تھا۔

دعا کے نتیجہ میں غیر معمولی تصرف الٰہی

حضرت صاحب نے فرمایا احمد نگر میں میری تھوڑی سی زمین ہے وہاں بچوں کے نہانے کے لئے ایک تالاب بنایا ہوا ہے۔ بعض دفعہ میں شام کو سائیکل پر ایک بچے کو سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھا کر سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا بچے وہاں نہاتے تھے میں زمیندارہ دیکھ لیتا تھا اتنے میں یہ نہا کر فارغ ہو جاتے تھے۔ بعض دفعہ میں بھی ساتھ نہاتا تھا۔ وہاں سے ایک دفعہ واپس آ رہے تھے اس وقت طوبیٰ سائیکل پر میرے ساتھ آگے بیٹھی ہوئی تھی اس کا ایک بوٹ گر گیا ڈنڈے پر بیٹھے بیٹھے بعض دفعہ بچے کا پاؤں سن ہو جاتا ہے پتہ نہیں لگتا بوٹ اتر گیا اور مغرب کا وقت ہو رہا تھا جب ہم ربوہ کے قریب پہنچے تو اچانک اس کی پاؤں پر نظر پڑی کہنے لگی اوہو میرا تو بوٹ گر گیا ہے ربوہ کے قریب آدھے رستے میں تھے میں نے کہا پھر کیا کریں خیر میں واپس گیا اور سارا راستہ آخر تک دیکھا لیکن بوٹ نہ ملا۔ میں نے کہا نہیں ملتا تو نہ سہی دیر ہو رہی ہے ہم واپس چلتے ہیں۔ اس وقت تک نہ مجھے انا للہ پڑھنا یاد آیا اور نہ اس کو یاد آیا۔ اور جب ہم واپس آ رہے تھے تو ربوہ سے پہلے ایک پل آتا ہے پل کے قریب اچانک اس کو یاد آگیا کہ اوہو اصل چیز تو میں نے پڑھی ہی نہیں۔ چنانچہ ابھی اس کے منہ سے انا للہ کے لفظ نکلے ہی تھے کہ سامنے سے ایک سائیکل سوار ہاتھ میں بوٹ پکڑے آ رہا تھا اس نے کہا یہ بوٹ آپ کا تو نہیں ہے۔ ہم حیران رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی Timing بنائی تھی کہ اس کو سن کر کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ یہ اتفاقی حادثہ ہوا ہے۔ خدا نے انا للہ اس وقت یاد کروایا ہے جب یہ واقعہ اس کے مطابق Time پر Perfect ہو چکا تھا وہ چونکہ دوسری طرف سے آ رہا تھا ہم اس پر اور بھی زیادہ حیران ہوئے کہ اس آدمی کو بوٹ ادھر سے کیسے مل گیا بوٹ تو دوسری طرف گرا تھا اس نے بتایا کہ میں چنیوٹ کی طرف جا رہا تھا مجھے رستے میں یہ بوٹ ملا آپ مجھ سے آگے تھے اور میں پھر آپ کو کراس کر کے دور نکل گیا اور جو پہاڑی درہ ہے وہاں پہنچ گیا (اتنے میں ہم مڑے ہیں تبھی اسے اتنی دیر ہو گئی واپس آتے ہوئے۔ ہم مڑ کر احمد نگر گئے پھر واپس آئے) درے میں پہنچ کر اس کو خیال آیا کہ ایک بوٹ میں نے کیا کرنا ہے ہو سکتا ہے ان کا ہو تو انہی کو کیوں نہ دے آؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی اور وہ درے سے واپس آیا اور خدا نے یہ Timing ایسی Perfect ملائی کہ جب وہ ہمارے سامنے پہنچا ہے اس سے ذرا پہلے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی تصرف فرمایا اور طوبیٰ کو انا للہ پڑھنا یاد آگیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ غیر معمولی تصرف فرماتا ہے اور بہت باریک نظر کے ساتھ بچوں کو سکھاتا ہے ان کی تربیت کرتا ہے ان سے پیار کرتا ہے تو اس میں بتائیے آپ کا کون سا زور لگتا ہے بلکہ اس میں لطف ہی لطف اور مزہ ہی مزہ ہے۔ تو سب سے اہم بات یہ ہے کہ بچوں کے دلوں میں بچپن سے خدا کی محبت پیدا کریں ان کو دعائیں سکھائیں ان سے دعائیں کروائیں۔ اللہ تعالیٰ بچوں کی دعائیں خاص طور پر قبول فرماتا ہے اس سے پھر بچوں کے دلوں میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہ تعلق عمر بھر قائم رہتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس مختصر سے وقت میں تربیت کے سارے طریق تو بیان نہیں ہو سکتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت مسیح موعود

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

مخالفین سے عفو و درگزر کے حیرت انگیز نظارے

نہال سنگھ بانگرو پر دوران مقدمہ میں احسان

○ ایک مقدمہ کے دوران ایک شخص سنتا سنگھ بانگرو بھی ملزم تھا۔ اس کا ایک چچا نہال سنگھ بانگرو تھا۔ ادھر اس نے فریق مخالف کو مقدمہ دائر کرنے پر آریوں کے ساتھ مل کر اکسایا تھا چند ہی روز بعد اسے مشک کی ضرورت پڑی اور یہ ظاہر بات ہے کہ وہ نہایت قیمتی چیز ہے۔ میں اس وقت موجود تھا جبکہ وہ حضرت اقدس کے دروازہ پر گیا اور دستک دی۔ حضرت صاحب باہر تشریف لائے اس نے کہا کہ

"مرزا صاحب مشک کی ضرورت ہے کسی جگہ سے ملتی نہیں آپ کچھ مشک دیں"

حضرت صاحب کو علم تھا کہ یہ اس فتنہ میں ایک لیڈر کی طرح حصہ لیتا ہے حضرت صاحب نے بجز اس کے کچھ جواب نہیں دیا کہ ٹھہرو میں لاتا ہوں چنانچہ آپ اندر تشریف لے گئے۔ اور قریباً نصف تولہ مشک اس کے حوالہ کر دی۔ یہ ہے عفو و عطا کی ایک عدیم المثل نظیر جو حضرت مسیح موعود کے کیریکٹر میں پائی جاتی ہے۔

اپنے عم زاد بھائیوں کو باوجود ان سے دکھ اٹھانے کے معاف کردیا

○ جن دوستوں کو قادیان آنے کا اتفاق ہوا ہے ان کو دفتر بیت المال اور محاسب کے محل وقوع کا پتہ ہے اور اس کے سامنے گول کمرہ ہے۔ دفتر محاسب اور گول کمرہ کی دیوار کے درمیان سے بازار اور بیت اقصیٰ کو راستہ جاتا ہے اور چھوٹی (بیت) کو بھی۔ آج سے پچیس برس پیشتر نہ تو گول کمرہ کے سامنے کے احاطہ کی دیواریں تھیں اور نہ دفتر محاسب کے کمرے تھے۔ دفتر محاسب کے کمروں کی بجائے ایک چار دیواری بدوں چھت کے تھی اور اس جگہ کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے چچازاد بھائیوں کا خراس ہوتا تھا۔ بالآخر یہ جگہ خاکسار ایڈیٹر الحکم کے توسط سے خریدی گئی اور توسیع بیت مبارک کے لئے اسے مخصوص کیا گیا۔ نیچے دفاتر اور اوپر کا حصہ شامل بیت مبارک ہو گیا۔

غرض وہ گلی جو بازار اور جامع بیت کو جاتی ہے ایک شارع عام تھی۔ حضرت مسیح موعود کے چچا زاد بھائیوں میں سے مرزا امام الدین کو حضرت صاحب اور سلسلہ کے ساتھ عداوت اور عناد تھا۔ اور وہ کوئی دقیقہ تکلیف دہی اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مل کر اس راستہ کو جو بازار اور بیت مبارک کا تھا ایک دیوار کے ذریعہ بند کر دیا۔ دیوار ہماری آنکھوں کے سامنے بن رہی تھی اور ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ ہم کچھ نہ کر سکتے تھے بلکہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم تھی کہ شر کا مقابلہ شر سے نہ کرو۔ ورنہ اگرچہ جماعت اس وقت بہت قلیل تھی اور قادیان میں بہت ہی تھوڑے آدمی تھے لیکن اگر اجازت ہوتی تو دیوار ہرگز نہ بن سکتی۔ چنانچہ ایک دوسرے موقعہ پر حضرت مسیح موعود کی اجازت سے حضرت کی ذاتی زمین پر ایک مکان بنانے کا ارادہ کیا گیا اور فریق مخالف نے روکنے کا ارادہ کیا تھا تو ایک ہی دن میں وہ پورا مکان بن گیا تھا۔

وہ ایام عجیب ایام تھے۔ ابتلاؤں پر ابتلا آتے تھے اور جماعت ان ابتلاؤں کے اندر ایک لذیذ ایمان کے ساتھ اپنی ترقی کی منزلیں طے کرتی تھی۔ غرض وہ دیوار چن دی گئی اور اس طرح ہم سب کے سب پانچ وقت کی نمازوں کے لئے بیت مبارک میں جانے سے روک دیئے گئے۔

اور بیت مبارک کے لئے حضرت صاحب کے مکانات کا ایک چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا۔ یعنی اس کوچہ میں سے گذرنا پڑتا تھا جو حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے مکان کے آگے سے جاتا ہے اور پھر منور بلڈنگ کے پاس سے بازار کی طرف کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کی طرف کو چلا جاتا ہے۔ جماعت میں بعض کمزور اور ضعیف العمر انسان بھی تھے۔ بعض نابینا تھے۔ اور بارشوں کے دن تھے۔ راستہ میں کیچڑ ہوتا تھا۔ اور بعض بھائی اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور نماز کے لئے جاتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ اور ان کے کپڑے گارے کیچڑ میں لت پت ہو جاتے تھے۔ ان تکلیفوں کا تصور بھی آج مشکل ہے جبکہ احمدیہ چوک میں پکے فرش پر سے احباب گذرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اپنے خدام کی ان تکالیف کو دیکھ کر بہت تکلیف محسوس کرتے تھے۔ مگر کچھ چارہ سوائے اس کے نہ تھا کہ حضرت رب العزت کے سامنے گڑ گڑائیں۔

غرض وہ دیوار ہو گئی۔ راستہ بند ہو گیا۔ اور پانی تک بند کر دیا گیا آخر مجبوراً عدالت میں جانا پڑا۔ اور عدالت کے فیصلہ کے موافق خود دیوار بنانے والوں کو اپنے ہی ہاتھ سے دیوار ڈھانی پڑی جو بجائے خود ایک نشان تھا اور اس کی تفصیل انہیں دنوں میں الحکم میں چھپ چکی ہے۔
(دیکھو الحکم 24۔ اگست 1901ء)

عدالت نے نہ صرف دیوار گرانے کا حکم دیا بلکہ حرجانہ اور خرچہ کی ڈگری بھی فریق ثانی پر کر دی۔

ناظرین خیال کریں گے کہ جس فریق نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو اس قدر تکلیف دی ہو کہ ان کی آمد و رفت کا راستہ محض ایذا دہی کے لئے بند کر دیا ہو اور پانی بند کر کے کربلا کا نمونہ دکھایا ہو۔ کیا وہ فریق اس قابل تھا کہ اس کے ساتھ کوئی سلوک کیا جاتا؟

اس جرم کی پاداش میں جو سلوک بھی ان سے کیا جاتا وہ عقل اور انصاف و اخلاق کے معیار پر بالکل جائز اور درست ہوتا مگر اخلاق اور اعلیٰ اخلاق کے معلم کی زندگی کے آئینہ میں دیکھو کہ وہ ان دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔

حضرت اقدس نے کبھی اس خرچہ اور حرجہ کی ڈگری کا اجرا پسند نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کی میعاد گذرنے کو آ گئی۔ جب گورداسپور میں مقدمات کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا تو خواجہ کمال الدین صاحب نے محض اس خیال سے کہ اس کی میعاد نہ گذر جائے اس کے اجرا کی کارروائی کی۔ اور اس میں حسب ضابطہ نوٹس مرزا نظام الدین صاحب کے نام جاری ہوا کہ اس وقت فریق ثانی میں سے وہی زندہ تھے۔ مرزا امام الدین فوت ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود کو اس واقعہ کی کچھ خبر نہ تھی۔ مرزا نظام الدین صاحب کو جب نوٹس ملا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کو ایک خط لکھا۔ میں اس وقت قادیان میں موجود تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب نے مجھ کو وہ خط سنایا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ دیوار کے مقدمہ کے خرچہ وغیرہ کی ڈگری کے اجرا کا نوٹس میرے نام آیا ہے اور میری حالت آپ کو معلوم ہے۔ اگرچہ میں قانونی طور پر اس روپیہ کے ادا کرنے کا پابند ہوں اور آپ کو بھی حق ہے کہ آپ ہر طرح وصول کریں۔ مجھ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہماری طرف سے ہمیشہ کوئی نہ کوئی تکلیف آپ کو پہنچتی رہی ہے۔ مگر یہ بھائی صاحب کی وجہ سے ہوتا تھا۔ مجھ کو بھی شریک ہونا پڑتا تھا۔ آپ رحم کر کے معاف فرمادیں تو آپ اس قابل ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ اس خط کا مفہوم تھا اور یہ بھی چاہا گیا تھا کہ اگر معاف نہ کریں تو باقساط وصول کرلیں۔

حضرت اقدس اس وقت گورداسپور میں مقیم تھے اور یہ بھی بارشوں کے ایام تھے۔ حضرت اقدس کے پاس جس وقت خط پہنچا آپ نے سخت رنج کا اظہار کیا کہ کیوں اجرا کرائی گئی ہے مجھ سے کیوں دریافت نہیں کیا گیا۔ اس وقت خواجہ صاحب نے یہ عذر کیا کہ "محض میعاد کو محفوظ کرنے کے لئے ایسا کیا گیا و الّا اجرا مقصود نہ تھا"

حضرت اقدس نے اس عذر کو بھی پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ آئندہ کبھی اس ڈگری کو اجرا نہ کرایا جاوے۔ ہم کو دنیاداروں کی طرح مقدمہ بازی اور تکلیف دہی سے کچھ کام نہیں۔ انہوں نے اگر تکلیف دینے کے لئے یہ کام کیا تو ہمارا یہ کام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس غرض کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا۔

اور اسی وقت ایک مکتوب مرزا نظام الدین صاحب کے نام لکھا اور مولوی یار محمد صاحب کو دیا کہ وہ جہاں ہوں ان کو جا کر فوراً پہنچائیں۔

چنانچہ مولوی یار محمد صاحب اسے لے کر قادیان پہنچے اور قادیان میں انہیں نہ پا کر اور یہ معلوم کر کے کہ مرزا نظام الدین صاحب موضع مسانیاں گئے ہوئے ہیں مسانیاں پہنچے۔ اور وہاں جا کر وہ خط ان کو دیا گیا جس میں نہایت ہمدردی کا اظہار تھا اور ان کو اس ڈگری کے کبھی اجرا نہ کرنے کے متعلق یقین دلایا گیا تھا اور سب کچھ معاف کر دیا تھا۔

مرزا نظام الدین صاحب پر اس خط کا جو اثر ہوا وہ ان کی زندگی کے باقی ایام سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے عملاً مخالفت کو ترک کر دیا تھا۔

میں نے نہایت سادہ الفاظ میں واقعات کو لکھ دیا ہے کہ اس سے حضرت مسیح کے عفو و درگذر کی جو نمایاں مثال نظر آتی ہے مجھ کو ضرورت نہیں کہ اسے رنگ آمیزی سے پیش کروں۔

یہ ہے عفو و درگذر کا نمونہ اور دشمنوں کو معاف کرنے کی تعلیم کا عملی سبق جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو دیا۔

مرزا نظام الدین صاحب کا ایک اور واقعہ

○ اسی سلسلہ میں مجھے ایک اور واقعہ کا اضافہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف معاف ہی نہیں کر دیا بلکہ مزید احسان اور لطف فرمایا۔ ہمارے ایک نہایت ہی دوست اور حضرت کی راہ میں فدا شدہ بھائی حضرت حکیم فضل الدین کے ساتھ قادیان کے ایک جولاہا نے (جو ہمیشہ مقدمہ بازی کرنا ضروری سمجھتا تھا) ایک زمین کے متعلق جہاں آج کل شیخ نورالدین تاجر کا مکان ہے مقدمہ بازی شروع کر دی۔ وہ جگہ دراصل حضرت ہی کی تھی حکیم فضل الدین صاحب کو دے دی گئی تھی۔ سو اس جولاہا نے حکیم صاحب مرحوم کے خلاف ایک مقدمہ دائر کر دیا۔ چونکہ حضرت اقدس پسند نہ فرماتے تھے کہ شرارتوں کا مقابلہ کیا جاوے آپ نے حکیم فضل الدین صاحب کو حکم دیا کہ جواب دہی چھوڑ دو۔ زمینوں کی پروا نہیں خدا تعالیٰ چاہے گا تو آپ ہی دے دے گا زمین خدا کی ہے۔ مرزا نظام الدین صاحب کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ آپ اپنے حق کو تو چھوڑتے ہیں مجھے ہی زمین دے دیں اور میں قیمت بھی دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک پرامیسری نوٹ بھی لکھ کر بھیج دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مرزا نظام الدین صاحب ہی کو یہ ٹکڑا زمین کا دے دیا جاوے چنانچہ وہ قطعہ زمین کا دے دیا گیا۔ جو بعد میں مرزا صاحب موصوف نے ایک معقول قیمت پر حضرت کے ایک خادم کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ حضرت صاحب نے کبھی اس زمین کی قیمت یا پرامیسری نوٹ کی رقم کا مطالبہ نہ فرمایا۔ اس لئے کہ آپ کی فطرت ہی میں احسان و مروت رکھی گئی تھی۔

یہ واقعہ ایسے وقت کا ہے کہ اس مقدمہ کی کل کارروائی ختم ہو چکی تھی حضرت مسیح موعود کو بھی فریق ثانی نے بطور شہادت طلب کرایا تھا اور اس طرح پر آپ کو اور آپ کی جماعت کو تکلیف رسانی میں کمی نہ کی تھی۔ مقدمہ کی حالت یہ تھی کہ اس میں اب حکم سنانا باقی تھا اور وہ ہمارے حق میں تھا۔ مگر آپ نے ایسے وقت میں اس زمین کو مرزا نظام الدین صاحب کے عرض کرنے پر ان کو دے دیا۔

(سیرت مسیح موعود ص 113 تا 126)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالقدیر قمر

جرائم اور ان کا سدِّ باب

آجکل میں جس دنیا میں سانس لے رہا ہوں۔ یہاں سے امن کی فاختہ کسی دوسرے دیس پدھار چکی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ظلم و جور' بدحالی و بربادی' فتنہ و فساد کے دیووں نے ہر طرف قبضہ جما رکھا ہے۔ میں کئی دفعہ سوچتا ہوں انسان تو سلیم الفطرت پیدا ہوتا ہے پھر اس کی سیرت اور احسن صورت کو کون مسخ کرتا ہے؟ کون پھولوں کو روند کر کانٹے بوتا ہے۔ کون بہاروں کو خزاں میں بدلتا ہے؟ کیا معاشرہ' ماحول یا گھریلو حالات یا دوسری اقتصادی و سماجی مجبوریاں' آخر ایک اچھا بھلا پڑھا لکھا باشعور انسان کیوں جرائم کی دنیا میں داخل ہوتا ہے؟ اپنی زندگی کو خطرات کی نذر کرتا اور سارے معاشرے کو تلپٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔ کیا اس کی وجہ معاشرتی ناہمواری ہے؟ کہ جب ایک انسان معاشرے میں تفاوت دیکھتا ہے۔ ایک طرف دولت و ثروت دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ کچھ لوگوں کے لئے معاشرے نے ہر قسم کی نعماء کے دروازے وا کئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف محرومیاں' نامرادیاں ہیں تو اس کا خون کھولنے لگتا ہے وہ محنت کی بجائے چھینا جھپٹی کے ذریعہ راتوں رات دولت کے پہاڑ اپنے لئے بنانا چاہتا ہے۔ اس کا ذہن اسے الٹے سیدھے سبق پڑھاتا ہے تو وہ عمل سوء کے میدان میں انجام سے بے پرواہ ہو کر چھلانگ لگا دیتا ہے۔ جب پکڑا جاتا ہے تو جیل کی سلاخیں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ عبدالرشید سے میں نے پوچھا۔ آخر تم نے ڈاکا کیوں ڈالا۔ اس کا جواب مجھے حیران کر گیا کہنے لگا۔ سارا سال محنت میں کرتا رہا راتوں کو کبھی نیند بھر کر نہ سویا۔ تمام دوست احباب کہتے ہیں مستقبل ہمارا ہے۔ مگر جب نتیجہ نکلا تو چوہدری صاحب کا بیٹا جو نالائق تھا۔ جسے اپنا نام بھی صحیح طور سے لکھنا نہ آتا تھا۔ مجھ سے زیادہ نمبر لے کر میرا منہ چڑا رہا تھا۔ اور جب ملازمت کا موقع ملا۔ میرے پاس نہ سفارش نہ پیسہ نہ کسی بڑے آدمی سے تعلقات' ہر قسم کی کوشش کر دیکھی۔ مگر کسی نے میری بات نہ سنی۔ مجھ سے بوڑھے والدین کی حالت زار اور چھوٹے چھوٹے بہن بھائیوں کا رونا دھونا اور ہر روز بھوکے سونا نہ دیکھا جاتا تھا اس لئے مجبوراً مجھے اس دنیا کا رخ کرنا پڑا۔

والدین کی غفلت بسااوقات انسان حالات کا سامنا نہیں کرنا چاہتا۔ حقائق سے فرار چاہتا ہے۔ اس لئے وہ نشے وغیرہ کی لت کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسے لازماً جرائم کرنا پڑتے ہیں۔ وہ چوریاں کرتا ہے۔ فراڈ کرتا ہے داؤ لگاتا ہے۔ آغاز میں اگر والدین یا بزرگ اس طرف توجہ دیں تو معاملہ سنبھالا جا سکتا ہے۔ مگر والدین کی عدم توجہی' لاپرواہی بچے کے لئے واپسی کے تمام دروازے بند کر دیتی ہے۔ اور وہ جرائم کی دنیا میں دن بدن آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ رفیق ایک ایسا ہی نوجوان ہے۔ اسے میں نے پوچھا تم نشہ چھوڑ کیوں نہیں دیتے تو اس نے کہا اب تو یہ میری نس نس میں اپنے پاؤں مضبوطی سے جما چکا ہے۔ جس طرح آپ روٹی نہیں چھوڑ سکتے۔ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس نے بتایا۔ کہ جب میں چھوٹا تھا اور اس بری عادت کا شکار ہوا۔ میرے والدین کو پتہ چلا۔ تو بجائے اس کے کہ مجھے نرمی سختی سے منع کرتے بس یہی کہتے رہے بچہ ہے بڑا ہو گا تو خود ہی سمجھ جائے گا۔ جب شعور کا وقت آیا معاملہ ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اب میں چھوڑنا بھی چاہوں تو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اب یہی میری زندگی ہے۔ اور اس کی خاطر میں اپنا سب کچھ اپنے ہاتھ برباد کر چکا ہوں۔

یہاں مجھے دیوان سنگھ مفتون کی بات یاد آتی ہے وہ بعض واقعات لکھ کر کہتا ہے۔

"جو لوگ اپنے بچوں کے بچپن سے لاپرواہ ہو کر ان کے کریکٹر میں خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ والدین اپنے بچوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔"

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اولاد کی خواہش تو بڑے لوگ کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد1 ص562)

عدم برداشت عدم برداشت بھی جرائم کی دنیا میں دھکیلنے کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ قوت برداشت کی کمی لڑائی جھگڑوں کا موجب بنتی ہے' جو بڑھتے بڑھتے قتل و غارت تک جا پہنچتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں۔ سرسبز و شاداب ماحول خون سے رنگین ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہادر وہ نہیں جو اپنے مدمقابل کو پچھاڑ دے۔ بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔ ایک ہی حرام چیز پینے کی اجازت ہے وہ غصہ ہے۔ کہ غصہ حرام ہے۔ مگر اس کے پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ امیر سے میں نے پوچھا تمہیں کس جرم کے تحت سلاخوں کے پیچھے آنا پڑا۔ اس کا جواب تھا۔ ہم دو بھائی تھے۔ ایک دن ہمارا قربانی کا بکرا بھائی کے کھیت میں چلا گیا۔ اور چند پودے گندم کے کھا لئے۔ بھائی نے دیکھ لیا تو برا بھلا کہنے لگا۔ میں نے اسے کہا۔ اگر بکرے کا جرم اتنا برا ہے تو قربانی کا بکرا ہے۔ جانے دو۔ مگر وہ مسلسل بڑھتا گیا۔ آخر میں نے کہا تم اپنے نقصان کا معاوضہ لے لو اور کہنے لگا میرے پاس اتنی رقم ہے کہ میں یہاں سے کراچی تک پیسوں کی سڑک بنا کر جا سکتا ہوں۔ جب دیکھا کسی طرح بھی راہ پر نہیں آ رہا تو میرے پاس کلہاڑی تھی۔ ایک ہی وار سے اس کا کام تمام ہو گیا۔

عدل و انصاف کا فقدان جس معاشرے سے عدل و انصاف عنقا ہو جائے۔ مسلسل ظلم و جور کا سامنا ہو۔ وہاں بھی جرائم بڑی تیزی کے ساتھ سر اٹھاتے اور اپنے قدم مضبوط کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار عدل اور انصاف کی تلقین فرمائی ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ عدل کے معاملہ میں اپنے جانی دشمن سے بھی ناانصافی نہ کرو۔ ہماری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بعض دفعہ نامکمل شہادتوں کی وجہ سے حکمرانوں کے خلاف بھی قاضیوں نے فیصلے کئے۔ جنہیں ان حکمرانوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ ایک ایسا شخص جس پر معاشرہ کا کوئی فرد ظلم کے پہاڑ توڑے۔ اس کے حقوق اس سے چھین لئے۔ اسے زندہ رہنے کا حق نہ دے۔ وہ انصاف کے حصول کے لئے پنچایت یا عدالت میں جائے۔ وہاں بھی اس کی شنوائی نہ ہو تو نتیجتاً مجرم پیدا ہوتا ہے بلکہ اسے مجرم بنا دیا جاتا ہے۔ عمری بڑا خوبصورت پڑھا لکھا سمجھدار نوجوان تھا۔ اچھے خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ معمولی سی بات پر گاؤں کے وڈیروں نے ان کے مال مویشی چھین لئے۔ فصلیں تباہ کر دیں۔ انصاف کی ساری کوششیں کر ڈالیں۔ جس کا نتیجہ بالکل الٹا نکلا۔ مخالفوں نے دھن دولت کے بل بوتے پر اس کے والد اور بھائیوں کو جیل یاترا کروا دی۔ جب ساری کوششیں ناکام ہو گئیں اور امیدوں نے دم توڑ دیا تو اس نے کلاشنکوف اٹھالی۔ ایک گینگ بنا لیا اور اب وہ سارے معاشرے کے لئے خوف اور دہشت کی علامت بن چکا ہے۔

بدظنی' غیبت بدظنی' بدگمانی' غیبت' لگائی بجھائی کی عادت' جہالت شک و شبہات کی عادت بھی جرائم کو جنم دیتی اور مجرم پیدا کرتی ہے۔ قرآن پاک نے اسی لئے بدظنی و بدگمانی سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ تم بدظنی نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ گناہ اور مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ غیبت یہ ہے کہ کوئی ایسی بات (خواہ وہ سچی ہو) اپنے بھائی کے بارے میں اس کی غیوبت میں بیان کرنا جسے وہ اپنی موجودگی میں بھی بیان کرنا ناپسند کرے۔ اور ہمارے پیارے امام نے تو یہاں تک فرمایا کہ ۔

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما

ہمارے گھروں کے اکثر جھگڑے اسی جہالت اور لگائی بجھائی اور غیبت کے ہاتھوں پروان چڑھتے ہیں ایک بہو کو کہتی ہے تمہاری ساس تمہارے بارے میں یہ کہہ رہی تھی۔ دوسری ساس سے کہتی ہے تمہاری بہو تمہارے بارے میں یہ کہہ رہی تھی۔ اسی طرح خاوند کو بیوی کے بارے میں اور بیوی کو خاوند کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ اور یوں بعض دفعہ بات قتل و غارت تک جا پہنچتی ہے۔ ایک معصوم شکل اور صبیح صورت نوجوان جو کسی حال میں بھی قاتل نہ لگتا تھا اس سے جب پوچھا گیا کہ اس نے قتل جیسا گھناؤنا جرم کیوں کیا؟ تو اس کا جواب یہ تھا کہ ہمارا گھرانہ بڑا ہی پر امن اور خوشحالی کا مظہر تھا۔ کہ میری شادی ہو گئی۔ اردگرد کے لوگوں نے میری والدہ اور بیوی کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کر دیں۔ میں تھکا ہارا گھر آتا۔ ماں کے پاس جاتا تو بہو کی شکایتیں بیوی کے پاس جاتا تو ماں کی شکایتیں میں تو تنگ آ گیا تھا اس روز کی کل کل سے۔ ابو کا پستول ہاتھ آیا۔ اور یوں ہنستا بستا گھر محض غلط فہمیوں بدظنی اور شک و شبہات کی دیوی کے بھینٹ چڑھ گیا۔

احساس کمتری احساس کمتری اور احساس محرومی جس کا مسلسل احساس بھی دلایا جائے معاشرے کے لئے خطرناک ہوتا ہے۔ جس طرح ایک گھبرایا ہوا اور ڈرا ہوا جانور انسان پر حملہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح احساس محرومی دل و دماغ میں خطرناک لاوا پکا دیتی ہے۔ اور جب وہ لاوا پھٹتا ہے تو اپنے ساتھ سب کچھ بہا لے جاتا ہے۔ ندیم بہت ہی بھولی بھالی صورت کا مالک نوجوان ہے۔ مگر اس نے ایک ہی حملے میں سات قتل کر دیئے جس کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ میں ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ محنت مزدوری کر کے اپنے اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کا پیٹ پالتا ہوں۔ جبکہ ہمارے اردگرد اہل ثروت لوگ ہیں جانوروں سے بھی بدتر سمجھتے اور جو برا سلوک وہ ہم سے کر سکتے تھے کرتے۔ ہم کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ ہم غریب جو ٹھہرے۔ اور یہی ہمارا جرم تھا۔ ایک دن جب میرے سامنے میری جوان بہنوں اور بوڑھی والدہ کو ننگی گالیاں دی جا رہی تھیں میں برداشت نہ کر سکا۔ اور اس کا انجام یہ ہوا کہ سات جانیں اس جہان سے اگلے جہان روانہ ہو گئیں۔

احساس برتری جس طرح احساس کمتری نقصان دہ ہے۔ اسی طرح احساس برتری بھی ظلم و بربریت اور جرائم کا سبب بنتا ہے۔ احساس برتری انسان میں تکبر پیدا کرتا ہے۔ تکبر وہ بیماری ہے جس سے فرعونیت اور نمرودیت جنم لیتی ہے۔ اسی لئے احادیث میں آیا ہے کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (مشکوٰۃ المصابیح) امام زمانہ فرماتے ہیں۔

متکبر خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد نمبر3 ص315)

نیز فرمایا تکبر سے کئی سالوں کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد6 ص57)

منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضی مولیٰ اسی میں ہے
تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک میں اس کو ملے یار

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

احمد مستنصر قمر

50 سال سے زائد افراد کے لئے قیمتی مشورہ

ففٹی پلس FIFTY PLUS

جیسا کہ مضمون کے عنوان سے ظاہر ہے کہ مندرجہ ذیل مشورے 50 سال سے زائد عمر کے افراد کے لئے ہیں۔ لیکن اس سے کم عمر کے افراد بھی ان ہدایات سے یقیناً فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بڑھاپا جہاں انسان کو بزرگی اور دانش مندی عطا کرتا ہے وہاں کافی مسائل سے بھی دوچار کرتا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی بیماری کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں سے راہ ورسم رہتی ہے۔ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ تکلیف معمولی نوعیت کی بھی ہو تو ڈاکٹر بڑے بڑے ٹیسٹ تجویز کر دیتے ہیں۔ مثلاً بلڈ ٹیسٹ' شوگر ٹیسٹ' ہارٹ ایکسرے وغیرہ وغیرہ۔ کچھ تو بیماریوں کے نام ہی انسان کو خوف میں مبتلا کر دیتے ہیں اور کچھ ڈاکٹروں کے اوزار اور مشینیں بھی بوڑھے لوگوں کو کافی پریشان کرتی رہتی ہیں۔ بہرحال طبیب تو مریض کا بھلا ہی سوچتا ہے اس لئے دونوں کا باہمی تعاون بہت ضروری ہے۔ عام طور پہ جب کسی بزرگ سے کہا جائے کہ آپ بیمار ہیں اس لئے خوراک کے معاملے میں احتیاط برتیں۔ تو جواب ہوتا ہے کہ "موت جب آنی ہے تو آہی جانی ہے۔ پہلے سے کیوں پریشان ہونا شروع کر دیں" وہ اس حقیقت کو قبول نہیں کرنا چاہتے کہ ان کی معمولی احتیاط ان کو قدرے لمبی زندگی دے سکتی ہے۔ اور ان کے خاندان کو کچھ مزید دعائیں اور دوست احباب کو کچھ مزید قیمتی مشورے عطا کر سکتی ہے۔

عام خیال یہ ہے کہ بڑھاپے میں انسان کو کم غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بات ایک حد تک درست ہے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ انہیں ایک خاص قسم کی غذائیت کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ غذائیت وٹامنز اور نمکیات ہیں۔ جیسا کہ کیلشیم فولاد اور وٹامن بی' کیونکہ یہ اعصاب کو طاقت پہنچاتے ہیں اور ہڈیوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ بوڑھے لوگوں میں گرنے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کی شکایات عام ہیں۔ اس کی بہت بڑی وجہ خوراک کا عدم توازن ہے۔ جو جسمانی کمزوری خصوصاً ہڈیوں کی نشوونما میں رکاوٹ بنتا ہے۔ ایسی صورت میں مندرجہ بالا نمکیات اور وٹامنز کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

عورتوں میں خصوصیت کے ساتھ بعض تکالیف نمایاں ہیں۔ مثلاً تھکاوٹ' بے خوابی اور سردرد وغیرہ' ماہر ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ پچاس سال سے زائد عمر کی عورتوں کو باقاعدگی کے ساتھ سویابین' السی اور دلیہ وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ اعصاب کو طاقت دے کر وزن کے بڑھنے کو روکتی ہیں۔ جو کہ اس عمر میں عورتوں کی ایک عام شکایت ہے۔ وزن کا بڑھنا بہت سارے پیچیدہ امراض کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ یہ دل اور خون کی مختلف بیماریاں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ بعض نفسیاتی الجھنوں کو بھی جنم دیتا ہے۔ ایسی صورت میں چائے' مکھن' گھی اور دیگر چربی والی اشیاء کا استعمال بہت کم کرنا چاہئے۔ بڑا گوشت تو بالکل نہ کھایا جائے تو بہت بہتر ہے۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ انڈے' دودھ اور مچھلی کا متوازن استعمال بہت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی ورزش اور تازہ سبزیاں اور پھل قدرت کا ایک قیمتی تحفہ ہیں۔ مندرجہ بالا غذائیں بہت سارے وٹامنز کا مجموعہ ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ ان میں وٹامن ڈی پایا جاتا ہے جو کہ نظام ہضم کو درست رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ "پراسٹیٹ کینسر" کے مرض بھی مفید پایا گیا ہے۔ صرف برطانیہ میں ہر سال تقریباً بارہ ہزار افراد اس مرض کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ ترقی پذیر ملکوں میں یہ اوسط کافی زیادہ ہے۔

کیلے اور آلو کا زیادہ استعمال بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا' یادداشت کی کمزوری کو دور کرتا اور اعضاء کے باہمی ربط اور توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ دل کی شریانوں کو سکڑنے سے بچاتا ہے کینسر کی مختلف اقسام میں بھی یہ دونوں چیزیں مفید پائی گئی ہیں۔

لہسن اور ادرک کا باقاعدہ استعمال انسان کو آنتوں کی مختلف بیماریوں سے نجات دلانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ادرک اپنی تاثیر میں گرم ہونے کی وجہ سے کھانسی' زکام' بدہضمی' بادی اور متلی جیسے امراض میں بہت مفید ہے۔ اس میں میگنیشیم' زنک اور وٹامن بی کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور اہم چیز چھان ہے جو کہ اکثر لوگ بے فائدہ سمجھ کر ضائع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ چھان معدے کی درستگی اور آنتوں کے جملہ افعال کے لئے بہت مفید ہے۔ نظام ہضم کی اصلاح کرتے ہوئے یہ دل کے لئے بھی مفید افعال سرانجام دیتا ہے۔ اور کولیسٹرول کا لیول درست رکھتا ہے۔

بڑھاپے میں معمولی احتیاط اور کوشش سے انسان بہت ساری تکالیف سے نجات پا سکتا ہے۔ اور دوسروں پر بوجھ بننے سے بچ سکتا ہے۔ اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کی آئندہ نسلیں آپ ہی سے زندگی کے رنگ ڈھنگ سیکھتی ہیں۔ تو کیا آپ نہیں چاہیں گے کہ انہیں ایک بہتر مستقبل میسر آئے۔؟

(ترجمہ از سنڈے ٹیلیگراف لندن 8 فروری 98ء)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

محمد ہادی

قانونی معلومات

لیبر لاء کے تحت مزدوروں کے اخلاقی جرائم

حکومت پاکستان کے سٹینڈنگ آرڈرز آرڈی ننس مجریہ 1968ء کے تحت فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کو مخصوص اخلاقی پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کام کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ ان اخلاقی پہلوؤں میں سے کسی ایک کو نظر انداز کرنے پر ملزم کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس کی آخری سزا ملازمت سے برطرفی ہوتی ہے۔ لیبر لاء کے تحت مندرجہ ذیل کارروائیاں اخلاقی جرائم میں شامل ہیں۔

1۔ نافرمانی۔ فیکٹری کے معاملات میں جان بوجھ کر حکم عدولی کرنا یا اپنے نگران اعلیٰ کی ہدایت کی خلاف ورزی کرنا نافرمانی کہلاتی ہے۔ یہ نافرمانی اکیلے کی جائے' یا گروپ کی شکل میں ہو دونوں صورتوں میں اخلاقی جرم ہے۔

2۔ آجر کے کاروبار یا اس کی پراپرٹی سے متعلق دھوکا' فراڈ' بددیانتی یا چوری۔

3 جان بوجھ کر آجر کی پراپرٹی کا نقصان کرنا۔

4 رشوت لینا یا دینا۔

5 مسلسل دس یوم سے زیادہ بغیر اجازت غیر حاضر رہنا یا وقتاً فوقتاً غیر حاضری کا عادی ہونا۔

6 کمپنی کے مجریہ قوانین کی عادتاً خلاف ورزی کرنا

7 کام کے دوران بغاوت کرنا یا کمپنی کے نظام کے خلاف غلط رویہ اختیار کرنا۔

8 اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت برتنا

9 غیر قانونی ہڑتال کرنا' دوسروں کو ہڑتال کے لئے اکسانا یا اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ ہڑتال میں شریک کرنا۔

10 انفرادی یا مجموعی طور پر کام آہستہ کرنا جس سے صنعت کاری پر منفی اثر پڑے۔

مندرجہ بالا شرائط میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کرنا مزدور کا اخلاقی جرم ہے اور اس طرح ملزم قابل سزا ہوتا ہے۔ ایسے ملزم کو مندرجہ ذیل سزاؤں میں سے کوئی ایک سزا دی جاتی ہے۔

(الف) جرمانہ۔ یہ جرمانہ اس کی بنیادی تنخواہ کے تین فیصد سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

(ب) مزدور کی سالانہ مالی ترقی یا اس کے عہدے کی ترقی کو روک دینا۔

(ج) مزدور کو نچلے عہدہ پر تنزل کرنا۔

(د) ملازمت سے برطرفی۔

کوئی مزدور جب فیکٹری یا کمپنی میں ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو اس پر مندرجہ بالا پابندیاں ملازمت کے وقت سے عائد ہو جاتی ہیں حسب ضابطہ کمپنی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ملازمت کی تمام شرائط کا نوٹس بورڈ مین گیٹ کے پاس موجود رکھے تاکہ نئے بھرتی ہونے والوں کو فوری طور پر آگاہی ہو۔ اگر کوئی فیکٹری یا کمپنی ایسا نوٹس بورڈ موجود نہیں رکھتی تو متعلقہ لیبر ڈیپارٹمنٹ اس معاملہ میں مالکان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔

فیکٹری میں ایک لیبر افسر مزدوروں کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لئے متعین ہوتا ہے۔ جس کے فرائض میں مزدوروں کی تقرری' کھاتہ جات' کاڈسپلن' مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کی ذمہ داری شامل ہے۔ اس طرح مزدوروں کا لیبر آفس کے ساتھ گہرا رابطہ قائم رہتا ہے۔ لیبر لاء کے سٹینڈنگ آرڈرز آرڈی ننس کا مقصد آجر اور اجیر کے باہمی رشتہ کو بہتر کرنا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

میں نے مختصراً بعض اہم باتوں کا ذکر کر دیا ہے احباب ان کے مطابق عمل کریں۔ پہلے یہ جائزہ لیں کہ تربیتی لحاظ سے کیا کیا نقائص ہیں اور وہ کہاں کہاں پائے جاتے ہیں پھر ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ اگر سیکرٹری صاحب تربیت سمجھیں کہ وہ خود اصلاح نہیں کر سکتے تو مجلس عاملہ میں یہ سوال اٹھائیں کہ یہ یہ تربیتی مسائل ہیں ان کا حل ڈھونڈا جائے۔

دینی تہذیب و تمدن کی ایک اہم علامت مجلس سوال و جواب سے پہلے حضرت صاحب نے فرمایا آج مجلس شوریٰ میں میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ جماعتی مجالس میں ٹوپی پہن کر بیٹھنا چاہئے۔ بعض لوگ رومال سے اس کی کمی پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ ٹوپی پہنی جائے یہ ہماری تہذیب کا حصہ ہے۔ ٹوپی کے رواج سے جماعت کی الگ Identity قائم ہوتی ہے۔ سکھ یورپ اور امریکہ میں داڑھیاں اور پگڑیاں رکھ کر پھرتے ہیں ان کو کوئی شرم نہیں آتی۔ احمدیوں کو بھی اپنی تہذیب و تمدن کی بعض علامتوں کو اختیار کرنے میں شرم نہیں آنی چاہئے۔ شرمانے والوں کی اخلاقی حالت آہستہ آہستہ بگڑنے لگ جاتی ہے۔ اس لئے احباب ٹوپی پہننے کو رواج دیں خود بھی ٹوپی پہنیں اور بچوں کو بھی ٹوپیاں پہنائیں تاکہ ان کا کیریکٹر نمایاں ہو جائے اس سے تربیتی لحاظ سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

قربانی کے جانور کے بدلے میں صدقات کا مسئلہ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ قربانی کا گوشت عموماً ایک گھر سے دوسرے گھر جاتا ہے اور ضائع ہونے کا احتمال بھی ہوتا ہے کیا یہ جائز نہیں کہ قربانی کے جانور جتنی قیمت بنتی ہے اتنے پیسے غرباء پر خرچ کر دیئے جائیں حضرت صاحب نے فرمایا اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہر کام کا ایک مقصد ہوتا ہے جسے پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر آپ غریب کی مدد کرنا چاہیں تو کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی آپ کو منع نہیں کرے گا۔

جہاں تک قربانی کے گوشت کا تعلق ہے وہ زیادہ تر غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے ہوتا ہے صرف اپنے گھروں میں تقسیم کرنے کے لئے نہیں ہوتا اور نہ ہی صرف امراء کے ہاں تحفے کے طور پر بھجوانے کے لئے ہوتا ہے آپ کے سوال کرنے کے پیچھے جو روح کام کر رہی ہے اس کی تسلی تو اس طرح ہو جانی چاہئے۔ رہی یہ بات کہ عید کے موقع پر جانور کیوں ذبح کئے جاتے ہیں تو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا ایک خاص مقصد ہے۔ یہ ایک خاص تقریب ہے جو مقدس تہوار کے طور پر منائی جاتی ہے ایسے آئیڈیل موقع پر دوستوں کو تحفے دینے اور قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا محض ایک مشورہ ہے۔ قربانی کا گوشت چونکہ صدقہ نہیں ہے اس لئے فرمایا دوستوں کو بھی شامل کرو لیکن غرباء کو نظر انداز نہ کرو۔ بلکہ اس تحفے میں بھی ان کو شامل کرو۔

غیر دینی ناموں میں مضر خطرات اسی نوجوان نے عرض کیا کہ اس نے ایک ہندو لڑکی سے شادی کر رکھی ہے کیا وہ پرانا ہندووانہ نام باقی رکھ سکتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ کوئی ایسا نام باقی نہیں رکھ سکتی جس سے بت پرستی کی بو آتی ہو یا شرک کی یاد تازہ ہوتی ہو ایسی صورت میں پرانا نام اختیار کئے رکھنا منع ہے اس کے علاوہ ہر قسم کے نام جو توحید حقیقی کے منافی نہ ہوں ان سے اپنے آپ کو موسوم کرنا جائز ہے۔ نوجوان نے بتایا کہ اس کی بیوی کا پرانا نام پریم ہے۔ فرمایا یہ تو برا نہیں یہ بہت اچھا نام ہے۔ اگر وہ احمدی ہونے کے بعد اس کو باقی رکھنا چاہتی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ پریم کے معنے ہندی میں محبت کے ہوتے ہیں البتہ اس میں جو خطرہ مضمر ہے اس کی احتیاط کر لینی چاہئے۔ اگر وہ اس طرح اپنا پرانا نام باقی رکھ کر Mislead کرنا چاہتی ہے یعنی اپنے لوگوں کو یہ تاثر دینا چاہتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے اور آپ سے کہتی ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تو اس صورت میں یہ ایک اخلاقی جرم بن جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ دیانت داری سے اظہار کرتی ہے کہ وہ احمدیت قبول کر چکی ہے تو اس صورت میں وہ اپنا پرانا نام باقی رکھنا چاہے تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

حرص لالچ اور حرص اور عدم قناعت بھی نہایت خطرناک ہیں اور معاشرے کو جرائم کے دوزخ میں دھکیلنے کا باعث بنتے ہیں۔ اگر انسان قناعت پسند اور صابر و شاکر ہو جائے تو بہت سے طوفانوں سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ حرص کی آگ تو قارون کا خزانہ بھی ٹھنڈا نہیں کر سکتا۔ انسان سوچتا ہے دنیا کی ساری نعمتیں اور دولتیں میرے قدموں میں اکٹھی ہو جائیں۔ مال و دولت کی حرص نے انسان کو ہلاکت کا منہ دکھا دیا ہے۔ یہاں تک قبر کی طرف جاتے ہوئے بھی لالچی انسان سوچتا ہے ابھی تو فلاں فلاں دولت میری پہنچ سے باہر ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کا پیٹ تو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ انسان کو جوئے کی عادت بھی اسی لالچ اور حرص کی وجہ سے پڑتی ہے۔ ایک بہت وجیہ شخص کو انتہائی غلیظ چیتھڑوں میں ملبوس دیکھ کر میری تجسس کی عادت اس طرف لے گئی۔ تو معلوم ہوا وہ شہر کا کھاتا پیتا' صاحب ثروت آدمی تھا۔ اچھا بھلا کاروبار معاشرے میں عزت و وقار لیکن زیادہ کے حرص اور طمع نے اسے جوئے کی لت ڈال دی۔ جس میں وہ اپنا سب کچھ ہار گیا۔ اور آجکل دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے حوادث کے تھپیڑوں کے حوالہ کر دیا ہے۔

سدباب اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان جرائم کا سدباب کیسے ہو سکتا ہے ان مصائب سے کیسے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے اندر حوصلہ' جرأت' صبر' ایثار پیدا کر لیں اور خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا کر لیں۔ اگر ہم یہ یقین اپنے دل و دماغ کو دلا دیں کہ آخر ہمیں ایک دن خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ قیامت برحق ہے اور فیصلے کا دن آنے والا ہے تو ہم ان کمزوریوں اور کوتاہیوں سے بچ سکتے ہیں۔ گناہ پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے۔ گناہ کی جرأت ہی اس وقت ہوتی ہے جب انسان گمان کرتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ نہیں رہا۔ اس کی کوئی نگرانی نہیں کر رہا۔ اسے کوئی واچ (Watch) نہیں کر رہا تو اسے گناہ کی جرأت اور حوصلہ ہوتا ہے۔ یا جب وہ سمجھے کہ میں جو چاہے کروں۔ جس پر چاہوں ظلم کروں کوئی میرا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ کوئی مجھ سے بدلہ لینے والا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمایا کرتے تھے کہ اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات سمیع اور بصیر کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں کی آہوں' پکاروں اور دعاؤں کو سننے والا اور ہر قسم کے حالات کو دیکھنے والا ہے تو وہ کبھی گناہ نہ کرے۔ ظلم نہ کرے۔ تکبر نہ کرے۔ اور حد سے نہ بڑھے۔ مگر یہ ساری خوبیاں خود بخود پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے ایک خدا کی طرف سے آنے والے رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی آمد کا شیڈول - ماہ اگست 98ء

۱۔ مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب۔ سرجیکل سپیشلسٹ۔ ماہ اگست کی ہر اتوار۔ تواریخ 16- 23- 30 اگست

۲۔ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب۔ نیوروسرجن۔ بتاریخ ۔اگست 23-اگست

۳۔ مکرم ڈاکٹر جاوید منان صاحب۔ ماہر امراض ہڈی جوڑ۔ بتاریخ 23-اگست

۴۔ مکرم ڈاکٹر حامد محمود ڈینٹل سرجن۔ ماہ اگست کی ہر اتوار۔ - 16- 23- 30-اگست

مریضوں سے درخواست ہے کہ قبل از وقت ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے پرچی روم سے وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 16- اگست کو ہو گا

○ مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے کہ

"ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے" امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں خطبات جمعہ اور دیگر ذرائع سے جماعت کے ذہین۔ ہونہار۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اور اپنی کوشش کے نتیجہ سے بھی مطلع فرمائیں۔

داخلہ کے لئے خصوصی ہدایات

○ 1۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 16۔ اگست 1998ء بروز اتوار بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) اور عمر 17 سال یا اس سے کم ہو۔ ایف اے ایف ایس سی کے لئے 19 سال کی حد مقرر ہے۔

2۔ مورخہ چھ اگست تک امیدوار کی درخواست مکرم امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے بذریعہ ڈاک یا دستی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئے۔ درخواست آنے پر اور میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر ہی انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔

3۔ امیدواران روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ قرآن کریم صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ امتحان کے نتیجہ وغیرہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم سید افضال احمد صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ خیرپور شہر مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

پتہ مطلوب ہے

○ محترمہ راشدہ ملک صاحبہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب ساکن 27/K/1 کمرشل ایریا ناظم آباد کراچی نے مورخہ 61-4-30 کو وصیت کی تھی جس کا نمبر 16125 ہے۔ وصیت کرنے کے بعد انکا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

کامیابی

○ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب آف بوبی شوز لبرٹی مارکیٹ لاہور لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز مکرم مرزا سلمان احمد نے اس سال ایچی سن کالج کے جونیئر سکول میں K-V میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے نیز عزیز اردو میں اول آیا ہے۔ عزیز کی صحت و سلامتی اور نیک و خادم ہونے نیز مزید دینی اور دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد ارشد کاتب کارکن نظارت اشاعت ربوہ کے بہنوئی مکرم سلطان احمد صاحب ابن فقیر محمد صاحب آف پریم کوٹ حال کراچی مورخہ 98-8-8 بوقت 4 بجے وفات پا گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
قند شفاء نزلہ' زکام اور فلو کے لئے
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر۔ فوری تیاری اور فوری اثر
حب سعال کھانسی خشک اور تر کے لئے چوسنے کی بہترین گولیاں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎: 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : ۱۱- اگست گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39درجے سنٹی گریڈ
12-اگست- غروب آفتاب 6-58
13-اگست- طلوع آفتاب 5-29

عالمی خبریں

طالبان نے وادی پنج شیر پر قبضہ کرنے کے لئے بڑا حملہ کر دیا ہے- ایرانی فوج اور طالبان کے درمیان شدید گولہ باری ہو رہی ہے- طالبان نے اس واقع کی تردید کی ہے- جبکہ ایران نے کہاہے کہ طالبان نے سرحدی شہر تابئت پر گولہ باری کی تھی جس کا جواب دیا گیا- شمالی اتحاد کے ایک کمانڈر نے 5 سو فوجیوں سمیت طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے-

طالبان تاجکستان کی سرحد سے صرف 20 کلومیٹر دور ہیں- تاجک حکومت نے فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے- افغان سفیر نے کہاہے کہ ہم پڑوسی ملکوں کے خلاف جارحیت نہیں کریں گے-

امریکی کمپنی نے پاکستان کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی کو عدالت میں چیلنج کر دیا ہے-

امریکی صدر کلنٹن نے کہاہے کہ امریکی سفارت خانوں پر بم دھماکوں کا انتقام لیا جائے گا- جس ملک نے تنزانیہ اور کینیا میں امریکی سفارت خانے بموں سے اڑانے والے دہشت گردوں کا ساتھ دیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی-

کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانے کے باہر بموں کے دھماکے ہونے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد اڑھائی سو ہو گئی ہے- امریکی قونصل جنرل کی بیٹے سمیت ہلاکت کی تصدیق ہو گئی- امریکیوں اور اسرائیلیوں نے کینیا کے صدر کو جائے حادثہ پر جانے سے روک دیا-

امریکہ سفارت خانوں کو بموں سے اڑانے والے مسلم گروپ نے اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں- ان میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوج سعودی عرب سے نکل جائے- خلیج کی بحری ناکہ بندی ختم کی جائے- اسرائیل کی حمایت بند کی جائے-

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہاہے کہ عراقی صدر صدام حسین خلیج میں امریکی افواج سے مقابلے کا خیال چھوڑ دیں- عراق شمال میں نو فلائی زون میں مداخلت سے باز رہے- اس مداخلت سے کرد آبادی کے 30 لاکھ افراد کی جانوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے-

عرب لیگ نے کہاہے کہ عراق کے معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے ہیں-

سری لنکا میں نئے صدارتی انتخابات کرانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے- موجودہ صدر چندریکا کمارا ٹنگا کی مدت 2000ء میں ختم ہونا تھی- وقت سے پہلے انتخابات کا مقصد حکمران پارٹی کی کم ہوتی ہوئی مقبولیت کو تقویت دینا ہے-

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے جدوجہد آزادی کچلنے کے لئے نئی فورس تیار کرنے کا منصوبہ بنا لیا-

ملکی خبریں

کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف محترمہ بینظیر بھٹو نے اوباڑو (سندھ) میں دھرنا دیا اور وزیر اعظم نواز شریف کے استعفے کا مطالبہ کیا- ان کے جلسے میں پنجاب کی بالادستی اور کالاباغ ڈیم کے خلاف نعرے لگائے گئے- جبکہ جئے بھٹو اور جئے سندھ کے نعرے بھی لگے-

سرحد میں ولی خان نے کالاباغ ڈیم کے خلاف ریلی کی- انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مجھ سے بڑا بدمعاش کوئی نہیں- ڈیم کو اڑا دیں گے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے تمام قومیتوں کو پنجاب کا دشمن بنا دیا- اب دیکھیں گے ہمیں کون گالی دیتا ہے- آفتاب شیرپاؤ نے اس موقعے پر کہا کہ ڈیم کے حامیوں کا گھیراؤ کیا جائے گا- محمود اچکزئی نے کہا کہ وسائل پر پہلا حق پختونوں کا ہے-

محترمہ بینظیر بھٹو نے اینٹی کالاباغ ڈیم ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے فیصلہ دے دیا ہے کہ نواز شریف کو جانا ہو گا- قومی حکومت بنا کر تین ماہ میں الیکشن کرائے جائیں- نواز شریف انا کی خاطر ملک کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں کالاباغ ڈیم وفاق کے خلاف ہے-

سندھ کے علاقوں پنوں عاقل، گھوٹکی، میرپور ماتھیلو اور اوباڑو سمیت کئی علاقوں میں مکمل ہڑتال اور پہیہ جام ہوا- کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا-

سرحد میں اینٹی کالاباغ ڈیم ریلی کے دوران اٹک پل پر ایکسائز کی چیک پوسٹ جلا کر راکھ کر دی گئی- فائرنگ سے دو- افراد زخمی ہو گئے- حکومتی اداروں کے بورڈ اتار کر دریائے سندھ میں پھینک دیئے اور پل پر پختون خواہ کا بورڈ لگا دیا-

سرحد اور سندھ میں میں کالاباغ ڈیم کے خلاف ریلیوں کی وجہ سے پنجاب دونوں صوبوں سے کٹا رہا- قومی شاہراہوں پر ٹریفک معطل رہی-

بلوچستان میں بھی کالاباغ ڈیم کے خلاف ریلی منعقد ہوئی- اے این پی کے اجمل خٹک نے قیادت کی- مستعفی ہونے والے وزیر اعلیٰ اختر مینگل نے بھی شرکت کی-

اقوام متحدہ نے سفارت کاروں سمیت 9- ایرانی باشندے اسلام آباد پہنچا دیئے- تاہم اس گروپ میں لاپتہ ہونے والے ۱۱ ایرانیوں میں سے کوئی نہیں ہے- ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ ایرانیوں کی بحفاظت رہائی کو یقینی بنائیں انہوں نے اس الزام کو دوہرایا کہ طالبان نے ۱۱- ایرانی سفارت کاروں کو اغوا کر لیا ہے- افغان سفیر نے کہاہے کہ ہمارے پاس کوئی ایرانی سفارت کار نہیں-

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہاہے کہ اقتدار سے مایوس ہونے کے بعد بینظیر بھٹو سیاسی میدان میں یوٹرن لے چکی ہیں- احتساب سے ہونے والی مایوسی اور غصہ کی وجہ سے بینظیر بھٹو نے اپنی پارٹی کو صوبائی جماعت بنا لیا- بینظیر بھٹو اپنے والد کی طرح اب سندھ کارڈ کھیل رہی ہیں-

اسلامی ترقیاتی بنک نے پاکستان کی امداد دوگنا کر دی ہے- ڈیڑھ ارب ڈالر کے قرضے کے لئے وزیر اعظم کے مشیر حفیظ پاشا اور اسلامی بنک کے عہدیداروں میں مذاکرات کامیاب ہو گئے- قرضے کا انتظام شریعت کے مطابق ہو گا- اس سے پاکستان کی معیشت پر بہتر اثرات مرتب ہونگے-

عوامی اتحاد کے سربراہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ ستمبر میں حکومت کے خلاف طوفانی تحریک شروع کی جائے گی-

ملک غلام مصطفیٰ کھر نے سابق صدر لغاری کی سیاسی جماعت ملت پارٹی میں شمولیت کا فیصلہ موخر کر دیا ہے-

جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم پاسبان نے ملت پارٹی میں اہم عہدے حاصل کرنے کی دوڑ دھوپ شروع کر دی ہے-

نواز شریف 12- اگست کو اور بینظیر بھٹو 13- اگست کو آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد جائیں گے-

وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے متوقع آرمی چیف کے تقرر پر بحث کو قومی مفادات کے منافی اور شرانگیز قرار دیا ہے- اس طرح کی ڈس انفارمیشن حساس ادارے کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے- اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے- یاد رہے کہ موجودہ آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت جنوری 1999ء میں ریٹائر ہو رہے ہیں-

جیولرز نے 23 روز بعد اپنے بند شٹر کھول دیئے- سیلز ٹیکس پر سی بی آر کے ساتھ معاہدہ طے پانے پر ہڑتال ختم کی گئی ہے- طویل تعطل کے بعد ملک کی صرافہ مارکیٹوں میں تیزی رہی-

پنجاب سے پیپلز پارٹی کا کوئی رکن سندھ میں محترمہ بینظیر بھٹو کی قیادت میں اینٹی کالاباغ ریلی میں شرکت کرنے نہیں گیا-

سرحد کے وزیر اعلیٰ نے اینٹی کالاباغ ڈیم ریلی کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہاہے کہ پندرہ جماعتیں پندرہ ماہ کی محنت سے پندرہ ہزار افراد بھی اکٹھے نہ کر سکیں-

عوامی اتحاد بکھرنے لگا کالاباغ ڈیم پر بینظیر سے نصراللہ، چٹھہ، اور طاہر القادری مایوس ہو گئے- نوابزادہ نصراللہ کالاباغ ڈیم کی آڑ میں پنجاب کی مخالفت کو قومی تقاضوں کے منافی قرار دے رہے ہیں-

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے ایرانی سفارت کاروں کی رہائی کے لئے کوششیں کرنے کا حکم دیا ہے- ایرانی وزیر خارجہ نے فون پر سرتاج عزیز سے رابطہ کیا- ایرانی سفیر نے بتایا ہے کہ گرفتار سفارت کاروں کو قندھار منتقل کر دیا گیا ہے- گرفتاری سے قبل ہمارا ان سے رابطہ ہوا ٹیلی فون پر گفتگو جاری تھی کہ طالبان قونصل خانے میں داخل ہو گئے-

سابق صدر فاروق لغاری نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سامنے پیش ہونے سے انکار کر دیا ہے-

العطاء جیولرز
DT-145/C کمرشل روڈ ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں-
باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
یادگار روڈ نزد مرکز فوٹی بجت ربوہ
211956

رقبہ برائے فروخت
باموقع رقبہ تقریباً 2 کنال سکنی احمد نگر ملحقہ پختہ سڑک سرگودھا روڈ طالب والا روڈ کے سنگم پر پلاٹ بندی ہوئی ہے اور نقشہ بنا ہوا ہے- برائے فوری فروخت موجود ہے- سرمایہ کاری کا بہترین موقعہ
رابطہ کیلئے
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ- ربوہ
212626-212508